بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف آغاز

علم کے ارتقاء میں قلم اور قرطاس کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اسی کی بدولت علم اور تجربہ منتقل ہوتا رہے اور افکار و تجربات کی روشنی میں فکر انسانی ارتقاء کی منزلیں طے کرتی رہی۔ قلم کی اسی اہمیت کے پیش نظر نبی آخرالزماں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی پہلی وحی کا آغاز لفظ اقراء سے ہوا اور ابتدائی آیات میں ہی قلم کا ذکر بھی آیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے انسان کو علم سکھانے کا وسیلہ بنایا۔ یہ کہنا ہرگز مبالغہ آمیز نہ ہوگا کہ سائنسی علوم و افکار کی ترقی ہو یا مذہبی احکام کا تحفظ اس کا بنیادی ذریعہ قلم و قرطاس ہی ہیں۔ امت مسلمہ کے دو بنیادی ماخذ قرآن اور سنت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت و تحفظ انہی کے ذریعہ سے ممکن ہوئی۔ عصر حاضر میں علوم کی حیرت انگیز ترقی کے باوجود صدیوں قبل کے مخطوطات کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ وہ انسان کے علمی ورثے کا ایک بے بہا خزانہ ہیں۔

مسلمان محققین اور طباعتی اداروں کی باہمی کوششوں سے بہت سے مخطوطات زیور طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں تاہم ابھی تک مخطوطات کی ایک کثیر تعداد محققین کی تحقیق و جستجو اور طباعت کی منتظر ہے۔ ادارہ تحقیقات اسلامی کے شعبہ "تحقیق التراث" اور بالخصوص محترم جناب ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری صاحب' ڈائریکٹر جنرل' ادارہ تحقیقات اسلامی کی خواہش اور کوشش سے دو روزہ (۲۶۔۲۷ جون ۱۹۹۶ء) سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔ اس سیمینار کے اہداف میں سے پہلا اور بنیادی ہدف مخطوطات سے متعلق معلومات کو یکجا کرنا' ان کی تحقیق اور پھر ان کے تحفظ سے متعلق غور و غوض کرنا تھا۔

اس سیمینار میں ہمارے ملک کی جامعات کے اساتذہ اور تحقیقی اداروں سے متعلق محققین نے بھرپور شرکت فرمائی۔ تمام شرکاء نے مخطوطات کے حصول' ان کی تحقیق کے لئے یکساں منہج اور تحفظ کے طریقہ کار کے بارے میں تفصیلی مقالات پیش فرمائے۔ جناب ڈائریکٹر جنرل کی خواہش پر فکر و نظران مقالات پر مشتمل ایک خصوصی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے تاکہ ہمارے قارئین بھی ان فکری کاوشوں سے مستفید ہو سکیں' یہ امر ملحوظ نظر رہے کہ یہ سیمینار ایک مخصوص موضوع پر تھا اس لئے مقالات میں تکرار لفظی و معنوی ایک امر بدیہی ہے۔ ہم نے تحقیق و تدوین کے مراحل میں اپنے قارئین کو ایک ہی طرح کی تحقیق یا تجاویز کے مطالعہ سے بچانے کے لئے بھرپور کوشش کی ہے لیکن میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس کے باوجود تکرار کو بالکلیہ خارج نہیں کیا جا سکا۔ اس لئے قارئین سے میری درخواست ہو گی کہ ان مقالات کو سیمینار میں پڑھے گئے مقالات کی حیثیت سے نظر سے گزاریں تو بارخاطر نہیں ہو گا۔ اس خصوصی شمارے میں بعض مقالات کے ضمن میں ہم اپنی معمول کے تحقیقی منہج کی بھی مکمل طور پر پابندی نہیں کر سکے جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ مقالات فکر و نظر میں طباعت کے لئے نہیں لکھوائے گئے تھے لیکن ان کی افادیت کے پیش نظر انہیں شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری دوسری خصوصی اشاعتوں کی طرح زیر نظر خصوصی اشاعت کو بھی اہل علم و تحقیق کے ہاں پذیرائی حاصل ہو گی۔

مدیر